مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اللہ صرف ایک ہے (ردِّ تثلیث)

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اللہ صرف ایک ہے (ردِّ تثلیث)

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

تثلیث سے کیا مُراد ہے؟

برادرانِ اسلام! تثلیث (Trinity) سے مراد "ایک میں تین ۳ خدا" یا "تین ۳ میں ایک خدا" ہے، نصاریٰ (Christian) خدا کو ایک تو مانتے ہیں، لیکن اس میں تین ۳ ہستیوں (یعنی اللہ تعالی، حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اور رُوح القدس) کو شامل کرتے ہیں، اور اُلوہیت میں شریک مانتے ہیں، نصاریٰ (Christian) اپنے اس باطل اور مُشرکانہ عقیدے کے لیے عام طَور پر لفظ "تثلیث" استعمال کرتے ہیں۔

نصاریٰ (Christian) میں یہ عقیدہ فرقہ مَرقوسیہ اور نَسطوریہ کا ہے، ان کا ماننا ہے کہ اِلٰہ (معبود) تین ۳ ہیں: (۱) باپ (۲) بیٹا (۳) اور رُوح القُدس۔ ان کے نزدیک باپ سے مراد (معاذاللہ) ذاتِ باری تعالی ہے، بیٹے سے مراد حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام، اور رُوح القُدس سے مراد حضرت سیّدنا جبریل علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ حکیم میں واضح طَور پر اس مُشرکانہ عقیدے کورَد کرتے ہوئے فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾[1] "تم فرمادو کہ وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اَولاد ہے، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کے جوڑ (برابر) کا ہے!"۔

یعنی اللہ تعالی کی نہ کوئی اَولاد ہے، نہ وہ کسی کا بیٹا ہے، اور نہ ہی اُس کی کوئی زوجہ ہے، جیسا کہ یہود ونصاریٰ کا عقیدہ ہے۔ یہودی حضرت سیّدنا عُزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں، اور نصاریٰ (عیسائی) حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں (معاذاللہ)!۔

اللہ ربّ العالمین نے یہود ونصاریٰ کے ان باطل اور مُشرکانہ عقائد کی ایک ساتھ نفی کی، اور فرمایا: ﴿وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾[2] "اور یہودی بولے کہ عُزیر اللہ کا بیٹا ہے، اور نصرانی (عیسائی) بولے کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ باتیں وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں، گزشتہ کافروں کی سی بات بناتے ہیں، اللہ انہیں مارے، کہاں اَوندھے جاتے ہیں!"۔

اسلام میں "عقیدۂ تثلیث" کی کوئی گنجائش نہیں

عزیزانِ محترم! اسلام میں عقیدۂ تثلیث کی کوئی گنجائش نہیں، قرآن کریم میں متعدّد مقامات پر عیسائیت کے اس باطل عقیدے کی نفی کی گئی ہے، اور تثلیث (ایک میں تین ۳ خدا) کہنے سے روکا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

---

(١) پ٣٠، الإخلاص: ١- ٤.

(٢) پ١٠، التوبة: ٣٠.

﴿ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾[1] "یقیناً کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تین ۳ خداؤں میں کا تیسرا ہے، اور خدا تو صرف ایک خدا ہے، اور اگر اپنی بات (عقیدۂ تثلیث) سے باز نہ آئے، تو جو اِن میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا، تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف، اور اس سے بخشش مانگتے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "(عقیدۂ تثلیث کا) یہ قول نصاریٰ (عیسائیوں) کے فرقہ مَرقومیہ اور نَسطوریہ کا ہے، اکثر مفسّرین کا قول ہے کہ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ، مریم اور عیسیٰ تینوں اِلٰہ (معبود) ہیں، اور اِلٰہ ہونا ان تینوں میں مشترک ہے۔ متکلّمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ باپ، بیٹا، روح القُدس، یہ تینوں ایک اِلٰہ ہیں"[2]۔

عقیدۂ تثلیث کی نفی

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ رب العزّت کے برگزیدہ بندے اور نبی ہیں، آپ بھی دیگر انبیاء ورُسل علیہم السلام کی طرح عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت، عقیدۂ آخرت، دنیا کی اصلاح اور آخرت کی کامیابی کے لیے دعوت وتبلیغ کے پیغمبری منصب پر فائز ہیں، مگر آپ کے مُخاطب یہود تھے، جنہوں نے اس سے پہلے پیغامِ الٰہی کی تکذیب کی، انبیاء کو قتل کیا، اور اسی سبب سے اللہ تعالی کے غیظ وغضب کے مستحق ٹھہرے!۔ اسی طرح عیسائی حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے

---

(۱) پ٦، المائدة: ٧٣.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ٦، المائدہ، زیرِ آیت: ۷۳، صـ۲۲٦۔

لائے ہوئے پیغامِ الٰہی کے منکِر ہوئے، اور ان کی تعلیمات میں ترمیم وتحریف کردی، ان کی اِطاعت ومحبت میں اس قدر زیادتی وغُلو کیا، کہ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا قرار دے دیا، اور دینِ ابراہیمی کے بنیادی عقیدۂ توحید کی جگہ عقیدۂ ثلیث کا دعویٰ کیا۔

اللہ ربّ العزّت نے قرآن پاک میں عقیدۂ ثلیث کی نفی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ﴾[۱] "اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو! اور اللہ پر صرف سچی بات کہو، مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے، اور وہ اللہ کا ایک کلمہ ہے جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا، اور وہ اللہ کے یہاں کی ایک رُوح ہے، تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، اور تین ۳ خدا نہ کہو! باز رہو اپنے بھلے کی خاطر، اللہ تو ایک ہی خدا ہے، پاکی ہے اُسے کہ اس سے کوئی بچہ ہو!"[۲]۔

حضرت سیّدنا آدم کی پیدائش زیادہ عجیب تر ہے

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نہ خدا ہیں، نہ وہ خدا کے بیٹے ہیں، بلکہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی بغیر باپ کے پیدائش، حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی مثل صرف خالقِ کائنات عزّوجلّ کی قدرتِ کاملہ کا ایک مظہر ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾[۳] "عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے، اسے مٹی سے بنایا پھر

---

(۱) پ٦، النسآء: ١٧١.

(۲) "حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام" واعظ الجمعہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۸ء۔

(۳) پ۳، آل عمران: ٥٩.

فرمایا کہ ہو جا! تو وہ فوراً ہو جاتا ہے"۔

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالی نے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش کو سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی تخلیق سے تشبیہ دی، کہ جیسے سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام بغیر نطفے کے پیدا ہوئے، ایسے ہی عیسی علیہ الصلوۃ والسلام بھی پیدا ہوئے، لہذا نصاریٰ (Christians) کو چاہیے کہ وہ اس بات پر غور وفکر کریں کہ جب سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام خدا کے بیٹے نہ ہوئے، تو سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام خدا کے بیٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟! اگر سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت عام انسانوں کی طرح ہوتی، تو انہیں سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے کبھی تشبیہ نہ دی جاتی!۔

صدر الاَفاضل علاّمہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہیں کہ "نجران کے نصاری کا ایک وفد سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اور وہ لوگ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے کہنے لگے، کہ آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے بندے ہیں؟ فرمایا: «أَجَلْ ! إنّهُ عبدُ الله ورسولُهُ وكلمتُهُ، ألقاهَا إلَى العَذراءِ البتُولِ» "جی ہاں! وہ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول اور اُس کا کلمہ ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے کنواری بتُول (حضرت بی بی مریم رضی اللہ تعالی عنہا) کی طرف بھیجا" نصاریٰ یہ سن کر بہت غصے میں آئے اور کہنے لگے: یا محمد! کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے؟ اس سے ان کا یہ مطلب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ!)۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا، کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام صرف بغیر باپ کے پیدا ہوئے، اور حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے، تو جب انہیں (یعنی حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو) اللہ کی مخلوق اور بندہ مانتے ہو، تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ کی مخلوق اور بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے!"[1]۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ ۳، آل عمران، زیرِ آیت: ۵۹، ص۱۱۳۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی
عقیدۂ ثلیث پر یقین رکھنے والوں کا پیشگی ردّ

حضراتِ ذی وقار! حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ولادت کے بعد بچپن میں جو کلام فرمایا، اُس میں سب سے خود کو اللہ کا بندہ قرار دے کر اپنے خدا ہونے کی نفی فرمائی، اور عقیدۂ ثلیث پر یقین رکھنے والوں کا پیشگی رَد فرما دیا، حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بچپن میں جو کلام کیا، اللہ تعالی نے اُسے قرآن میں ان الفاظ میں بیان فرمایا: ﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا﴾[1] "اس بچے نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی، اور مجھے غَیب کی خبریں بتانے والا (نبی) بنایا، اور میں کہیں بھی رہوں اُس نے مجھے مبارک بنایا، اور جب تک جیوں مجھے نماز وزکاۃ کی تاکید فرمائی، اور اپنی ماں سے اچھا سُلوک کرنے والا بنایا، اور مجھے بے رحم بدبخت نہیں بنایا، اور مجھ پر میری پیدائش کے دن، وفات کے دن اور پھر اُٹھائے جانے کے دن سلامتی حاصل ہے!"۔

میرے محترم بھائیو! "اس کلام کے ذریعے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے شرک کی جڑ کاٹی، کہ میں خدا یا اس کا بیٹا نہیں، بلکہ اللہ کا بندہ ہوں، اور قرآن پاک میں اسے بیان فرما کر اللہ تعالی نے عیسائیوں میں ایسا مشرکانہ عقیدہ رکھنے والوں کو باطل ومسترد کر دیا، اس کے بعد حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی والدہ پر لگائی جانے والی تہمت کا قلع قمع کیا، کہ اللہ جلّ جلالہ نے مجھے کتاب دی، اور پیغمبر بنایا، اور اللہ

---

(۱) پ۱۶، مریم: ۳۰-۳۳.

کسی ولدُ الزنا کو اس قدر بلند مرتبہ اور فضیلت عطا نہیں فرماتا"[1]۔

قُربِ قیامت میں بھی سیّدنا عیسیٰ عقیدۂ ثلیث کا رَد فرمائیں گے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! قُربِ قیامت میں جب حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس زمین پر دوبارہ تشریف آوری ہوگی، تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متعلق عقیدۂ ثلیث جیسے مُشرکانہ گمان رکھنے والوں کا رَد واِبطال فرمائیں گے، ان کے باطل عقائد ونظریات کی اِصلاح کریں گے، اور انہیں مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق نیکی کی دعوت دیں گے، اور بُرائی سے منع کریں گے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾[2] "کوئی کتابی ایسا نہیں جو عیسیٰ ابنِ مریم کی موت سے پہلے اِس پر ایمان نہ لائے، اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مختلف اَقوال بیان فرمائے ہیں، جن میں سے ایک قول یہ ہے کہ "قُربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نُزول فرمائیں گے، اس وقت کے تمام اہلِ کتاب اِن پر ایمان لے آئیں گے، اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام شریعتِ محمدیّہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق حکم کریں گے، اور اسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے، اور نصاریٰ (عیسائیوں) نے ان کی نسبت جو (مشرکانہ) گمان باندھ رکھے ہیں، اُن کا اِبطال (رَد) فرمائیں گے، دینِ محمدی کی اِشاعت کریں گے، اُس وقت یہود ونصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا، یا پھر قتل کر دیے جائیں گے، جِزیہ قبول

---

(۱) "حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام" واعظ الجمعہ ۲۱ دسمبر ۲۰۱۸ء۔

(۲) پ٦، النساء: ١٥٩.

کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نُزول کے وقت تک ہے"[1]۔

مذکورہ آیتِ مبارکہ کے دوسرے جُز میں، بروزِ قیامت گواہی دینے سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں صدر الاَفاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ "حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے، کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور آپ کے حق میں زبان دراز کی، اور نصاریٰ (عیسائیوں) پر یہ کہ انہوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب ٹھہرایا، اور خدا کا شریک گردانا، اور اہلِ کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں، اُن کے ایمان کی بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام شہادت (گواہی) دیں گے"[2]۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ کے معمولات بھی عقیدۂ تثلیث کی نفی کرتے ہیں

جانِ برادر! حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا، بچوں کی طرح پرورش پانا، قُربِ قیامت میں زمین پر دوبارہ تشریف آوری کے بعد نکاح کرنا، اَولاد کا ہونا، وفات پانا، اور پھر دفن ہونا، یہ سب وہ اُمور اور معمولات ہیں جو واضح طَور پر آپ کی عَبدیت کی گواہی دیتے، اور عقیدۂ تثلیث کی عملی طَور پر نفی کرتے ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ ماں باپ، بیوی بچوں، کھانے پینے اور موت ودفن سے پاک وبے نیاز ہے، یہ سب انسانی ضرورتیں ہیں، خالقِ کائنات عزّوجلّ کو ان کی کوئی حاجت وضرورت نہیں، جبکہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے یہ سب اُمور اور معمولات ثابت ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ ؕ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ﴾[3]

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۶، النساء، زیرِ آیت:۱۵۹، صـ۱۹۵۔

(۲) ایضاً۔

(۳) پ۶، المائدة: ۷۵.

"مسیح بن مریم ایک رسول ہی ہیں، اس سے پہلے بہت رسول ہو گزرے، اور اُس کی ماں صدّیقہ (سچی) ہے، دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھو تو ہم کیسی صاف نشانیاں اُن کے لیے بیان کرتے ہیں! پھر دیکھو وہ کیسے اَوندھے جاتے ہیں!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ مبارکہ میں نصاریٰ (عیسائیوں) کا رَد ہے، کہ اِلٰہ (معبود) غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا، تو جو غذا کھائے، جسم رکھے، اس جسم میں تحلیل (لاغری وکمزوری) واقع ہو، غذا اس کا بدل بنے، وہ کیسے اِلٰہ (خدا) ہو سکتا ہے؟!"[1]۔

ایک اَور مقام پر اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾[2] "کوئی کتابی ایسا نہیں جو عیسیٰ ابنِ مریم کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے، اور قیامت کے دن وہ اُن پر گواہ ہوگا!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مختلف اَقوال بیان فرمائے، جن میں سے ایک قول یہ ہے کہ "قُربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نُزول فرمائیں گے، اس وقت کے تمام اہلِ کتاب اِن پر ایمان لے آئیں گے، اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام شریعتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق حکم کریں گے، اور اسی دین کے ائمہ میں سے ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے، اور نصاریٰ (عیسائیوں) نے ان کی نسبت جو (مشرکانہ) گمان باندھ رکھے ہیں، اُن کا اِبطال ورَد فرمائیں گے، دینِ محمدی کی اِشاعت کریں گے، اُس وقت یہود

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ٦، المائدہ، زیرِ آیت: ۷۵، ص۲۲۶۔
(۲) پ٦، النساء: ١٥٩.

ونصاری کو یا تو اسلام قبول کرنا ہو گا، یا پھر قتل کر دیے جائیں گے، جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نُزول کے وقت تک ہے"[1]۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے دوسرے جُز میں، بروزِ قیامت گواہی دینے سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں صدر الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے، کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور آپ کے حق میں زبان دراز کی، اور نصاری (عیسائیوں) پر یہ کہ انہوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب ٹھہرایا، اور خدا کا شریک گردانا، اور اہلِ کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں، اُن کے ایمان کی بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام شہادت (گواہی) دیں گے"[2]۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «يَنْزِلُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ، وَيَمْكُثُ خَمْساً وَأَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوتُ، فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي، فأقوم أنا وَعِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ»[3] "عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف اُتریں گے، نکاح کریں گے، ان کی اَولاد ہوگی، اور پینتالیس ۴۵ برس قیام کریں گے، پھر وفات پائیں گے، میرے ساتھ میرے پہلو میں دفن ہوں گے، تو میں اور عیسیٰ بن مریم، ابو بکر و عمر کے درمیان ایک ساتھ قبر سے اٹھیں گے" یہی وجہ ہے کہ اب بھی روضۂ رسول میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے، وہاں حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دفن کیے جائیں گے"[4]۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ ۶، سورۂ نساء، زیرِ آیت: ۱۵۹، ص۲۰۰، ۲۰۱۔

(۲) ایضاً، ص۲۰۱۔

(۳) "الوفا بأحوال المصطفى" الباب ۲ في حشر عيسى بن مريم مع نبيّنا صلى الله تعالى عليه وسلم، ۲/ ۵۷٤.

(۴) "اشعۃ اللمعات" کتاب الفتن، باب نُزول عیسیٰ علیہ السلام، فصل ۳، ۴/۷۶-۳، ملخصاً۔

اللہ تعالی سب سے غالب اور قدرت والا ہے

حضراتِ گرامی قدر! ایک طرف تو مسیحیت کے پیرو کاروں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام (معاذ اللہ) خدا کے بیٹے اور خدا ہیں، جبکہ دوسری طرف ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سُولی پر لٹکایا گیا تھا، جس کے نتیجے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات پائی، مگر وفات کے تین ۳ دن بعد حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔ لہذا عیسائیوں کا مذکورہ بالا عقیدہ، عقلی طَور پر ان کے عقیدۂ تثلیث کی نفی کرتا ہے؛ کیونکہ اگر نصاریٰ (Christian) کے مطابق حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پھانسی دے دی گئی تھی اور وہ وفات پا گئے تھے، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو عام لوگوں کے ہاتھوں مغلوب ہو جائے، وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے؟؛ کیونکہ خدا کی ذات تو ہر چیز سے بالاتر اور غالب وقدرت والی ہے؛ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾[1] "اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ﴾[2] "اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر، اور وہی ہے حکمت والا خبردار!"۔ لہذا عیسائیوں کا "عقیدۂ تثلیث" بھی ان کے دیگر متعدّد عقائد کی طرح باطل اور مُشرکانہ ہے، نیز دینِ اسلام حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل یا پھانسی کے واقعہ کی کُلی طَور پر نفی فرماتا ہے؛ کیونکہ اسلامی عقائد کے مطابق حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ قتل کیا گیا، نہ ہی انہیں پھانسی دی گئی، بلکہ اللہ رب العالمین نے انہیں زندہ سلامت آسمان کی طرف اُٹھا لیا۔

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٨٩.

(۲) پ٧، الأنعام: ١٨.

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴾[1] "انہوں نے نہ حضرت عیسی کو قتل کیا، نہ اُسے سُولی دی، بلکہ ان کے لیے اس کی شبیہ (شکل وصورت) کا ایک بنادیا گیا، اور وہ جو اس بارے میں اختلاف کررہے ہیں، ضرور اُس کی طرف سے شُبہ میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیَروی! اور یقیناً انہوں نے اسے قتل نہ کیا، بلکہ اللہ نے اسے (حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو) اپنی طرف اُٹھالیا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے!"۔

حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قتل کرنے کے حوالے سے یہود نے جو منصوبہ بنایا تھا، وہ اپنے اس مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوئے، بلکہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، اور اپنی طبعی عمر پوری فرمائیں گے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ ﴾[2] "یاد کرو جب اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا (یعنی کفّار تمہیں قتل نہ کر سکیں گے) اور تمہیں اپنی طرف (آسمان پر بغیر موت کے) اُٹھالوں گا"۔

شیخ الحدیث علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام یہود کے ہاتھوں مقتول نہیں ہوئے، بلکہ اللہ نے آپ کو آسمانوں پر اُٹھا لیا۔ جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام قتل ہوگئے، اور سُولی پر چڑھائے گئے جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے، تو وہ شخص کافر ہے؛ کیونکہ قرآن مجید میں صاف صاف مذکور ہے کہ

---

(١) پ٦، النساء: ١٥٧، ١٥٨.

(٢) پ٣، آل عمران: ٥٥.

"حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نہ مقتول ہوئے، نہ سُولی پر لٹکائے گئے"[1]۔

حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور دوبارہ تشریف لائیں گے

عزیزانِ محترم! اسلامی تعلیمات کے مطابق حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام حیات ہیں، اور قُربِ قیامت میں زمین پر دوبارہ تشریف لائیں گے، اور جامع مسجد دِمشق کے شَرقی مینارہ پر نُزول فرمائیں گے، لوگوں سے اسلام کی خاطر لڑیں گے، یہود ونصاریٰ کے باطِل عقائد ونظریات کا رَد کریں گے، صَلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر ودَجّال کو قتل کریں گے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ -يَعْنِي عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ- نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ»[2] "میرے اور عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے درمیان کوئی نبی نہیں، وہ یقیناً نازل ہوں گے، جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا کہ درمیانے قد کے آدمی ہیں، ان کا رنگ سرخی مائل سفید ہے (دیکھنے والے کو) محسوس ہوگا کہ ان کے سر سے پانی ٹپکنے والا ہے، حالانکہ وہ بھیگے بال نہیں ہوں گے، وہ لوگوں سے دینِ اسلام کی خاطر جہاد کریں گے، صَلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو

---

(۱) "عجائب القرآن" "حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام آسمان پر"، صـ۷۶۔

(۲) "سنن أبي داود" باب خُروج الدجّال، ر: ٤٣٢٤، صـ٦٠٧.

قتل کریں گے، اور جِزیہ مَوقوف کر کے (صرف قبولِ اسلام کا اختیار دیں گے) اللہ تعالی ان کے زمانے میں اسلام کے سِوا تمام ملّتوں کو مٹا دے گا، وہ دَجّال کو قتل کریں گے، اور چالیس ۴۰ سال تک زمین پر رہنے کے بعد وصال فرمائیں گے، پھر مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے!"۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! یہ دَور فتنہ وفساد کا دَور ہے، یہود ونصاری اور مُلحدین شب وروز اس کام میں مصروف ہیں، کہ جس قدر ہو سکے دینِ اسلام کو نقصان پہنچایا جائے، اسے پھلنے پھولنے سے روکا جائے، مسلمانوں کے مابین تفرِقہ بازی کو فروغ دیا جائے، نت نئے نظریات اور گمراہ کُن عقائد متعارف کرائے جائیں، کفر وشرک پر مبنی "عقیدۂ ثلیث" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، اس باطل عقیدے کی وجہ سے عیسائی لوگ (Christians) خود بھی گمراہ ہو کر مختلف فرقوں میں بٹ گئے، اور ہمارے اِیمان کو بھی متزلزل کرنا چاہتے ہیں، لہذا اپنے ایمان کی حفاظت کریں، کفّار ومشرکین اور بد مذہبوں سے بچ کر رہیں، اپنے علمائے دین کی صحبت میں وقت گزاریں، اور ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں ایمان کی سلامتی کے ساتھ سیّدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے فیضِ رُوحانی سے کامل حصہ عطا فرما، ہمیں ان کا مقام ومرتبہ سمجھنے کی توفیق عطا فرما، جو لوگ عقیدۂ ثلیث کے قائل ہیں انہیں ہدایت عطا فرما، اور حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا

بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر و برکت کے ساتھ حل فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.